Iḥyā ʾal ʿulūm, Vol.:21, Issue: 02,July-Dec 2021
PP: 81-89

OPEN ACCESS
Iḥyā ʾal ʿulūm
ISSN (Online): 2663-6263
ISSN (Print): 2663-6255
www.joqs-uok..com

کتابِ پیدائش میں پیغمبر اسلام ﷺ کی بشارت کا تحقیقی جائزہ

Gospelise of the Prophet of Islam in the Book of Genesis: A Research Review

Muhammad Ismail Badyoni
Lecturer Superior Science College Karachi
DOI:(https://doi.org/10.46568/ihya.v21i2.118)

Abstract

Since Adam Alyhis Salaam till Eesa (Jesus) Alyhis Salaam, all the apostles and messengers of ALLAH Subhanahu Wa Ta'Aala, the priests, monks and religious leaders, in their respective times, have kept on informing their disciples about the arrival of last Prophet. They used to declare all his prospective characteristics and the signs of his revelation. They affirmed the arrival of the last prophet by indicating the fact that they find this information in their respective divine books that are the Psalms, the Torah and the Bible (Gospel).

The Holy Quran also asserted this fact that the arrival of last prophet is already mentioned in the divine books that were sent by ALLAH Subhanahu Wa Ta'Aala before the Holy Quran.

The first book of the Bible i.e. Geneses also testifies that this claim of the Holy Quran is truly valid.

Key Words: *Psalms, Torah, Bible, arrival, Prophet*

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی، ہر پیغمبر اور ہر رسول اور امتوں کے پیشوا، علماء راہب، پادری، ہر دور میں، ہر زمانے میں اور ہر عہد میں ایک نبی کے بارے میں بتاتے رہے اس کی صفات کا تذکرہ کرتے رہے اور یہ کہتے رہے کہ اس کو ہم توریت، زبور اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں قرآن کریم نے بھی اس کی تصدیق کی اور بتایا کہ پیغمبر اسلام ﷺ کا تذکرہ آسمانی اور کتب الہامی میں موجود ہے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کی خوشخبری دی جسے قرآن نے یوں نقل فرمایا۔

CC BY

"وَإِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ إِنِّيْ رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّراً بِرَسُولٍ يَأْتِيْ مِن بَعْدِيْ اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَ هُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ"[1]

اور یاد کرو جب فرمایا عیسیٰ فرزند مریم نے اے بنی اسرائیل ! میں تمہاری طرف اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور مژدہ دینے والا ہوں ایک رسول کا جو تشریف لائے گا میرے بعد اس کا نام (نامی) احمد ہوگا پس جب وہ (احمد) آیا ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے۔

"الَّذِيْنَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الأُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُونَهُ مَكْتُوباً عِندَهُمْ فِيْ التَّوْرَاةِ وَالإِنْجِيْلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَآئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالأَغْلاَلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ آمَنُواْ بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُواْ النُّورَ الَّذِيَ أُنزِلَ مَعَهُ أُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ"[2]

(یہ وہ ہیں) جو پیروی کرتے ہیں اُس رسول کی جو نبی امی ہے جس (کے ذکر) کو وہ پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس تورات اور انجیل میں وہ نبی حکم دیتا ہے انھیں نیکی کا اور روکتا ہے انھیں برائی سے اور حلال کرتا ہے ان کے لئے پاک چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں اور اتارتا ہے ان سے ان کا بوجھ اور (کاٹتا ہے) وہ زنجیریں جو جکڑے ہوئے تھیں انھیں پس جو لوگ ایمان لائے اس (نبی امی) پر اور تعظیم کی آپ کی اور امداد کی آپ کی اور پیروی کی اس نور کی جو اتارا گیا آپ کے ساتھ وہی (خوش نصیب) کامیاب و کامران ہیں۔

"مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ أَشِدَّاء عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاء بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَاناً سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِيْ التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِيْ الإِنْجِيْلِ"[3]

(جانِ عالم) محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ (سعادتمند) جو آپ کے ساتھی ہیں کفار کے مقابلہ میں بہادر اور طاقتور ہیں آپس میں بڑے رحم دل ہیں تو دیکھتا ہے انھیں کبھی رکوع کرتے ہوئے کبھی سجدہ کرتے ہوئے طلب گار ہیں اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے ان (کے ایمان و عبادت) کی علامت ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے نمایاں ہے یہ ان کے اوصاف تورات میں (مذکور) ہیں نیز ان کی صفات انجیل میں بھی (مرقوم) ہیں۔

"الَّذِيْنَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءهُمْ وَإِنَّ فَرِيْقاً مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ"[4]

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ پہچانتے ہیں انھیں جیسے وہ پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو اور بے شک ایک گروہ ان میں سے چھپاتا ہے حق کو جان بوجھ کر۔

"الَّذِيْنَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءهُمُ الَّذِيْنَ خَسِرُواْ أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ"[5]

جنھیں ہم نے دی ہے کتاب وہ پہچانتے ہیں اِس نبی کو جیسے پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو جنھوں نے نقصان میں ڈال دیا ہے اپنے آپ کو تو وہ نہیں ایمان لائیں گے۔

قرآن کریم نے یہود و نصاریٰ کو بارہا یاد دلایا کہ تم جس نبی کے منتظر ہو وہ تمہارے درمیان آچکے ہیں ان پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرو۔ لیکن انہوں نے اس کا بھی انکار کیا۔

"وَلَمَّا جَاءهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُواْ مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُواْ فَلَمَّا جَاءهُم

مَّا عَرَفُواْ كَفَرُواْ بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّه عَلَى الْكَافِرِيْنَ"[٦]

اور جب آئی ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب (قرآن) جو تصدیق کرتی تھی اُس (کتاب) کی جو اُن کے پاس تھی اور وہ اس سے پہلے فتح مانگتے تھے کافروں پر (اس نبی کے وسیلہ سے) تو جب تشریف فرما ہوا ان کے پاس وُہ نبی جسے وہ جانتے تھے تو انکار کر دیا اُس کے ماننے سے سو پھٹکار ہو اللہ کی (دانستہ) کفر کرنے والوں پر۔روشنی کی نوید ہر سمت سے آ رہی ہے---صبح نو کا ستارہ جگمگانے لگا ہے---تاریکیاں دم توڑنے لگیں---باطل اور باطل پرست مٹنے کے قریب آن پہنچے ہیں---ظلم وستم کی سیاہ رات اپنے انجام کو پہنچنے والی ہے---اور عدل وانصاف کا سویرا ہونے والا ہے---یہ وہ الفاظ، نظریات،افکار، خواہشات اور خوشخبری وبشارت ہے جو بنی اسرائیل کے دو گروہ بعثت نبوی ﷺ سے قبل بیان کرتے رہے۔

بنی اسرائیل کے یہ دو گروہ یہودیت اور عیسائیت سیدنا ابراھیم علیہ السلام کو ہی اپنا جد اعلیٰ اور روحانی مرشد تسلیم کرتے ہیں۔اور ایک دوسرے پر اپنی دینی سیادت کا سکہ جمانے کے لئے ایک دوسرے پر شرمناک الزام لگانے سے بھی باز نہیں آتے۔

قتل وغارت گری اور فتنہ وفسادات سے ان کی تاریخ بھری پڑی ہے یہودی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ پر انتہائی شرمناک الزامات لگاتے اور عیسائی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دینے کا الزام یہودیوں پر عائد کرتے۔لیکن دونوں مذاہب الہامی ہیں اور ان کی کتب میں ہزارہا تحریفات کے باوجود آج بھی ان گنت آیات وارشادات موجود ہیں جن میں پیغمبر اسلام ﷺ کی بشارت دی گئی ہے اس لئے دونوں مذاہب ہی بڑی شدت سے آپ ﷺ کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔

کتاب پیدائش کا تعارف:

یہود و نصاریٰ کے ہاں توریت کی پہلی کتاب "پیدائش" ہے دنیا کی ابتداء کیسے ہوئی؟ خدا کون ہے؟ انبیاء کی تاریخ اس کتاب کا خاص موضوع ہیں یہ کتاب شروعات کے بارے میں ہے پیدائش کی کتاب ایمان کی کتاب بھی ہے[٧]

یہ ابتداؤں، ماخذوں تخلیق کائنات،گناہ اور موت کے وارد ہونے اور فنون کی ایجاد قومں کی ابتداء اور خصوصاً ابتدائی کلیسا کے وجود اور اعمال واحوال کی تاریخ ہے یہ جدّ انبیاء یعنی آدم ونوح اور ابراہام جیسی ہستیوں کی نسل در نسل تاریخ بھی ہے[٨]

کتابِ پیدائش میں پیغمبرِ اسلام ﷺ کے احوال وآثار اور مرتبہ نبوت کا تحقیقی جائزہ:

پیغمبرِ اسلام ﷺ کے احوال کا تذکرہ سب سے پہلے عہد نامہ قدیم کی پہلی کتاب پیدائش میں موجود ہے

کتاب پیدائش کی پہلی بشارت:

کتاب پیدائش میں پیغمبر اسلام اور اُمت مسلمہ کا تذکرہ یوں موجود ہے۔

اور خدا نے اس لڑکے کی آواز سُنی اور خدا کے فرشتہ نے آسمان سے ہاجرہ کو پُکارا اور اُس سے کہا اے ہاجرہ تجھ کو کیا ہوا؟مت ڈر کیونکہ خُدا نے اُس جگہ سے جہاں لڑکا پڑا ہے اُس کی آواز سُن لی ہے۔اُٹھ اور لڑکے کو اُٹھا اور اُسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کیونکہ میں اُسکو ایک بڑی قوم بناؤں گا۔[٩]

خداوند فرماتا ہے چونکہ تو نے یہ کام کیا کہ اپنے بیٹے کو بھی جو تیرا اکلوتا ہے دریغ نہ رکھا اس لئے میں نے بھی اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا اور تیری نسل کو بڑھاتے بڑھاتے آسمان کے تاروں اور سمندر کے کنارے کی

ریت کی مانند کردونگا اور تیری اولاد اپنے دشمنوں کے پھاٹک کی مالک ہوگی اور تیری نسل کے وسیلہ سے زمین کی سب قومیں برکت پائینگی کیونکہ تونے میری بات مانی۔"[۱۰]

مصنفین بائبل کی زیادتی اور تحریف کی ایک مثال:

قبل اس کے کہ ہم اس آیت پر بحث کریں:

مسیحی حضرات کے اس اعتراض کا جواب بھی دے دیں کہ قربانی کے لیے سیدنا ابراھیم علیہ السلام سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کو لے گئے تھے نہ سیدنا اسحاق علیہ السلام کو۔ بائبل نے ''اکلوتے'' کا تذکرہ کیا۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اکلوتا کون؟ سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام یا سیدنا اسحاق علیہ السلام! اس کے لیے ہمیں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں بائبل ہی سے پوچھتے ہیں۔ پیدائش اسمٰعیل علیہ السلام کے وقت سیدنا ابراھیم علیہ السلام کی عمر مبارک کیا تھی۔ بائبل ہمیں بتاتی ہے۔ جب ابراہم سے ہاجرہ کے اسمٰعیل پیدا ہوا تب ابرام چھیاسی برس کا تھا[۱۱] پیدائش سیدنا اسحاق علیہ السلام کے وقت سیدنا ابراھیم علیہ السلام کی عمر مبارک کیا تھی؟ بائبل ہمیں بتاتی ہے۔

"اور میں اُسے برکت دونگا اور اُس سے بھی تجھے ایک بیٹا بخشونگا یقیناً میں اُسے برکت دونگا کہ قومیں اُسکی نسل سے ہونگی اور عالم کے بادشاہ اُس سے پیدا ہونگے تب ابرہام سرنگوں ہوا اور ہنس کر دل میں کہنے لگا کہ کیا سو برس کے بڑھے سے کوئی بچہ ہوگا اور کیا سارہ کے جو نوّے برس کی ہے اولاد ہوگی اور ابرہام نے خُدا سے کہا کہ کاش اسمٰعیل ہی تیرے حضور جیتا رہے تب خدا نے فرمایا کہ بیشک تیری بیوی سارہ کے تجھ سے بیٹا ہوگا تو اُسکا نام اضحاق رکھنا اور میں اُس سے اور پھر اُس کی اولاد سے اپنا عہد جو ابدی عہد ہے باندھونگا اور اسمٰعیل کے حق میں بھی میں نے تیری دعا سُنی دیکھ میں اُسے برکت دونگا اور اُسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑھاؤنگا اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور میں اُسے بڑی قوم بناؤنگا۔"[۱۲]

یعنی سیدنا اسحاق علیہ السلام کی ولادت کے وقت سیدنا ابراھیم علیہ السلام کی عمر ۱۰۰ برس تھی پھر اکلوتا کون ہوا؟ بسبب حسد نبوت بنی اسرائیل سے بنی اسمٰعیل کیوں منتقل ہوگئی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی تبدیل کرڈالی۔

قرآن نے ان کے اس مکروفریب کو ۱۴۰۰ سال قبل اس طرح بیان فرمایا۔

"بِئْسَمَا اشْتَرَوْاْ بِهِ أَنفُسَهُمْ أَن يَكْفُرُواْ بِمَا أَنزَلَ اللّهُ بَغْياً أَن يُنَزِّلُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ عَلَى مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ"[۱۳]

بہت بری چیز ہے جس کے بدلے سودا چکایا انھوں نے اپنی جانوں کا وہ یہ کہ کفر کرتے ہیں اس (کتاب) کے ساتھ جو اللہ نے نازل کی حسد کے مارے کہ نازل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنا فضل (وحی) جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں سے۔

کتاب پیدائش کی درج ذیل عبارات دوبارہ ملاحظہ کیجئے:

"اور خدا نے اس لڑکے کی آواز سُنی اور خدا کے فرشتہ نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اُس سے کہا اے ہاجرہ تجھ کو کیا ہوا؟ مت ڈر کیونکہ خُدا نے اُس جگہ سے جہاں لڑکا پڑا ہے اُس کی آواز سُن لی ہے۔ اُٹھ اور لڑکے کو اُٹھا اور اُسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کیونکہ میں اُسکو ایک بڑی قوم بناؤں گا"[۱۴]

خداوند فرماتا ہے چونکہ تونے یہ کام کیا کہ اپنے بیٹے کو بھی جو تیرا اکلوتا ہے دریغ نہ رکھا اس لئے میں نے بھی اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا اور تیری نسل کو بڑھاتے بڑھاتے آسمان کے تاروں اور سمندر کے کنارے کی

ریت کی مانند کردونگا اور تیری اولاد اپنے دشمنوں کے پھاٹک کی مالک ہوگی اور تیری نسل کے وسیلہ سے زمین کی سب قومیں برکت پائینگی کیونکہ تونے میری بات مانی"[۱۵]

ان آیات میں درج ذیل نکات ہمارے سامنے آتے ہیں۔

۱۔ سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام سے ایک بڑی قوم پیدا ہوگی۔

۲۔ سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد کو برکت پر برکت دے گا۔

۳۔ تیری نسل (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ) کے وسیلہ سے زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی۔

ابتدائی دونوں نکات روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں کہ مسلمان قوم دن دوگنی رات چوگنی کی تعداد میں بڑھ رہی ہے اسلام تیزی سے مقبول ہو رہا ہے سمندر کی ریت اور آسمان کے ستاروں کی مانند۔

تیسرا نکتہ کہ پیغمبر اسلام کے وسیلے سے سب قومیں برکت پائیں گی۔

نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے برکت کو قرآن نے یوں بیان فرمایا۔

"وَكَانُواْ مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُواْ فَلَمَّا جَاء هُم مَّا عَرَفُواْ كَفَرُواْ بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّه عَلَى الْكَافِرِيْن"[۱۶]

وہ اس سے پہلے فتح مانگتے تھے کافروں پر (اس نبی کے وسیلہ سے) توجب تشریف فرما ہوا ان کے پاس وہ نبی جسے وہ جانتے تھے تو انکار کر دیا اُس کے ماننے سے سو پھٹکار ہو اللہ کی (دانستہ) کفر کرنے والوں پر۔

کفار آپ کے وسیلہ سے فتح مانگتے تھے اور اللہ تعالیٰ ان کو فتح سے نوازتا تھا۔

صفیہ بنت نجدہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ ابو مخدورہ رضی اللہ عنہ کے سر کے اگلے بال اتنے دراز تھے جب وہ بیٹھ کر لٹکاتے تو وہ زمین سے لگ جاتے تھے کسی نے اُن سے دریافت کیا کہ تم اسے کٹواتے کیوں نہیں ؟فرمایا میں اسے ہر گز کٹوانے کے لیے تیار نہیں کیونکہ اسے رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے چھوا ہے۔اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں حضور ﷺ کے چند موئے مبارک (بال تھے) جب وہ ٹوپی کسی جہاد میں گرپڑی تو اس کے لینے کے لیے تیزی سے دوڑے جب اس جہاد میں بکثرت صحابہ کرام شہید ہوئے تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا۔

"فرمایا: میں نے صرف ٹوپی حاصل کرنے کے لیے اتنی تگ ودو نہیں کی ہے بلکہ اس ٹوپی میں حضور ﷺ کے موئے مبارک (بال) تھے۔ مجھے خوف ہوا کہ کہیں اگر مشرکین کے ہاتھ میں پڑ گئی تو اس کی برکت سے میں محروم ہو جاؤں گا"[۱۷]

زمین کی سب قومیں بنی کریم ﷺ کے وسیلہ سے برکت پاتی رہی ہیں آج اقوام وملل کے مذہبی، معاشی عقائد ونظریات کا جائزہ لے لیجئے قبل از اسلام اُن کے رسم ورواج اور عقائد ونظریات کیا تھے اور بعد از اسلام، اسلام نے اُن پر کیا اثرات مرتب کیے قبل از اسلام پیغمبر اسلام کے وسیلہ کی برکت ہو یا بعد از اسلام اس بات میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ اقوام وملل نے آپ کے وسیلہ ہی سے برکت پائی۔

کتاب پیدائش کی دوسری بشارت:

جس میں یعقوب علیہ السلام اپنی اولاد کو ان الفاظ کے ساتھ پیشن گوئی کرتے ہیں۔

"یہوداہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی اور نہ اس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہو گا جب تک شیلوہ نہ آئے اور قومیں اس کی

مطیع ہوں گی "[۱۸]

اس آیت سے درج ذیل نکات ہمارے سامنے آتے ہیں

۱۔ شیلوہ کے آنے تک حکومت یہوداہ اور اس کی نسل کے پاس رہے گی

۲۔ قومیں شیلوہ کی مطیع ہوں گی

شیلوہ Shiloh سے کیا مراد ہے؟

" بائبل کا ایک عبرانی لفظ جس کے صحیح معنی معلوم نہیں ہیں " [۱۹]

"The explanation of this verse, (...), is very difficult[۲۰]"

اس آیت کی تشریح بہت مشکل ہے۔

" بعض علماء کی رائے میں اس کا مفہوم سلامتی ہے "[۲۱]

" بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کا مطلب ہے 'سلامتی کا شہزادہ' پر اطمینان "[۲۲]

" شیلوہ کا مطلب ہے 'صلح جو' اور 'خوشحال ہستی یا نجات دہندہ" [۲۳]

مسیح علماء و دانشور ''شیلوہ'' سے مراد یسوع مسیح کو لیتے ہیں لیکن یہ درست نہیں کیونکہ آیت میں یہ واضح موجود ہے کہ یہوداہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی اور نہ اس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہو گا جب تک شیلوہ نہ آئے اور قومیں اس کی مطیع ہوں گی۔اور یسوع مسیح خود بنی اسرائیل ہی سے تھے اور بائبل بتاتی ہے کہ شریعت موسوی کی تکمیل کے لیے آئے تھے۔

پہلی دلیل:

" یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں "[۲۴]

اکثر انقلابی لیڈر ماضی سے قطع تعلق کر لیتے ہیں اور موجودہ روایتی نظام کو رد یا ترک کر دیتے ہیں مگر خداوند یسوع مسیح نے ایسا نہیں کیا اس نے موسیٰ کی شریعت کو بلند رکھا اور زور دیا کہ اسے پورا کیا جائے یسوع توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا تھا۔[۲۵]

ثابت ہوا کہ یسوع مسیح نے اپنی شریعت کے بجائے موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی تکمیل کی۔

دوسری دلیل:

سامریہ کی ایک عورت پانی بھرنے آئی یسوع نے اس سے کہا کہ تو یہودی ہو کر مجھ سامری عورت سے پانی کیوں مانگتا ہے (کیونکہ یہودی سامریوں سے کسی طرح کا برتاؤ نہیں رکھتے تھے "۲۶

اس آیت سے معلوم ہوا کہ یسوع یہودی تھے عورت نے یسوع کو پہچان لیا کہ یہودی ہے تو حیران ہوئی کہ وہ ایک سامری سے باتیں کرنے لگا ہے سامری دعویٰ کرتے تھے کہ ہم یعقوب کی نسل سے ہیں اور خود کو اصلی اسرائیلی سمجھتے تھے جب کہ وہ یہودی اور بت پرستوں کی مخلوط نسل سے تھے۔[۲۷]

اس سے ثابت ہوا کہ یسوع مسیح یہودی تھے اور یہ بشارت یسوع مسیح کے لیے نہیں ہے۔

تیسری دلیل:

ان بارہ کو یسوع نے بھیجا اور اور اور ان کو حکم دے کر کہا غیر قوموں کی جانب نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا[۲۸]

انہیں اسرائیل کے گھرانے کے پاس بھیجا گیا وہ خود بھی اسی گھرانے کے رکن تھے کیونکہ وہ ان پر ترس کھائے بغیر اور ان کی مدد کرنے کی خواہش کئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔[۲۹]

درج ذیل دلائل سے چند پہلو روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گئے۔

۱۔یسوع مسیح یہودی تھے لہٰذا اس بشارت میں شیلوہ کا اشارہ یسوع مسیح کی جانب ہر گز نہیں ہو سکتا۔

۲۔ مسیحی مفسرین کے مطابق بشارت میں موجود شیلوہ کے ایک معنی سلامتی، سلامتی کا شہزادہ ہیں نبی کریم ﷺ کے اسماء میں ایک نام " المسلم" بھی جس کے معنی سلامتی کے ہیں[۳۰]

یہودیت کے اقتدار کا خاتمہ ہو چکا پیغمبرِ اسلام ﷺ کی آمد سے قبل یہود ہی تہذیب و ثقافت اور معاشرت و معیشت کے شہنشاہ سمجھے جاتے تھے بشارت کا دوسرا پہلو بھی روزِ روشن کی طرح صاف ظاہر ہے کہ دنیا بھر کی اقوام پیغمبرِ اسلام ﷺ کی مطیع و فرمانبردار ہوئیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

۱۔القرآن ۶۰: ۶۱

AlQuran: 60,61

۲۔القرآن ۷۰: ۱۵۷

AlQuran: 70,157

۳۔القرآن ۴۸: ۲۹

AlQuran: 48, 29

۴۔القرآن ۲۰: ۱۴۶

AlQuran: 20,146

۵۔القرآن ۶۰: ۲۰

AlQuran: 60, 20

۶۔القرآن ۲۰: ۸۹

AlQuran: 20, 89

۷۔کتاب مقدس، مطالعاتی اشاعت، مقالہ " پرانے عہد نامے کا تعارف" صفحہ ۲۷ مطبوعہ پاکستان بائبل سوسائٹی لاہور ۲۰۱۰

Kitab Muqadas, Mutaliyati Ishahat, Muqala, "Purany Ahad namy ka Taharaf" p 27

Matbooh Pakistan baibal Society Lahore, 2010

۸۔ تفسیر الکتاب از پادری میتھیو ہنری جلد ا صفحہ ا مطبوعہ چرچ فاؤنڈیشن سیمینارز لاہور ۲۰۰۲

Tafseer al kitab padre mithiyo hunri v1 p1 matbooha charch foundation seminars Lahore, 2010

۹۔ کتاب مقدس، پیدائش باب ۲۱ آیت ۱۸,۱۷ مطبوعہ بائبل سوسائیٹی لاہور ۲۰۰۶

Kitab Muqadas, Pediash bab 21 ayat 17,18 matbooha baibal society Lahore 2006

10۔ کتاب مقدس، پیدائش باب ۲۲ آیت ۱۶ تا ۱۸ مطبوعہ بائبل سوسائیٹی لاہور ۲۰۰۶

Kitab Muqadas, Pediash bab 22 Ayat 16 – 18 publisher bible society Lahore 2006

۱۱۔ کتاب مقدس، پیدائش باب ۱۷ آیت ۱۶ مطبوعہ بائبل سوسائیٹی لاہور ۲۰۰۶

Kitab muqadas, pediash bab 17 ayat 16 publisher bible society Lahore 2006

۱۲۔ کتاب مقدس، پیدائش باب ۱۷ آیت ۱۶ تا ۲۱ مطبوعہ بائبل سوسائیٹی لاہور ۲۰۰۶

Kitab muqadas, pediash bab 17 ayat 16-21 publisher society Lahore 2006

۱۳۔ القرآن ۲۰ :۹۰

AlQuran: 20,90

۱۴۔ کتاب مقدس، پیدائش باب ۲۱ آیت ۱۸,۱۷ مطبوعہ بائبل سوسائیٹی لاہور ۲۰۰۶

Kitab Muqadas, Pedaish bab 21 ayat 17-18 publlisher bible society Lahore 2006

۱۵۔ کتاب مقدس، پیدائش باب ۲۲ آیت ۱۶ تا ۱۸ مطبوعہ بائبل سوسائیٹی لاہور ۲۰۰۶

Kitab Muqadas, Pediash bab 22 ayat 16-18 matbooha bible society Lahore 2006

۱۶۔ القرآن ۲۰: ۸۹

AlQuran: 20,89

۱۷۔ شفا شریف از قاضی عیاض مالکی، مترجم غلام معین الدین نعیمی، جلد دوم صفحہ ۷۷،۷۶، مطبوعہ شبیر برادرز، اردو بازار لاہور ۲۰۰۴

Safa Shareef azqazi ayazi malqi, mutarjam gulam moin addin naeemi, jild doom p 76,77 publisher shabbier brothers, urdu baza Lahore 2004

۱۸۔ کتاب مقدس، پیدائش باب ۴۹ آیت ۱۰ مطبوعہ بائبل سوسائیٹی لاہور ۲۰۰۶

Kitab Muqadas, pedaish bab 49-10 Publisher bible society Lahore 2006

۱۹۔ قاموس الکتاب از ایف ایس خیر اللہ، صفحہ ۵۸۶ مسیحی اشاعت خانہ فیروز پورہ روڈ، لاہور ۲۰۰۸

Qamous al kitab az aif ais khair ullah p 586 maseeh al shaaht khana feeroz poor road, lahoree 2008

۲۰The Pentateuch and Haftorahs, ed. Dr. J. H. Hertz (London: Soncino Press, 5739, 1979), p. 185.

۲۱۔ قاموس الکتاب از ایف ایس خیر اللہ، صفحہ ۵۸۶ مسیحی اشاعت خانہ فیروز پورہ روڈ، لاہور ۲۰۰۸

Qamos al kitab az aif ais khair ullah, p 586 maseeh alshahat khana feeroz poora road, Lahore

۲۲۔ تفسیر الکتاب از ولیم میکڈونلڈ، پیدائش تا استثنا، مترجم بشپ سموئیل ڈی۔ چند، جلد ا صفحہ ۱۰۶ مطبوعہ مسیحی اشاعت خانہ فیروز پورہ روڈ لاہور ۲۰۰۰

Tafseer al kitab az wlium macdonaldz, pediash ta astasna, mutarjam bashp smuaiyl di chand V,1p 106 publisher maseeha al ashahat khana feeroz poora road Lahore 2000

۲۳۔ تفسیر الکتاب از پادری میتھیو ہنری جلد ا صفحہ ۱۶۲ مطبوعہ چرچ فاؤنڈیشن سیمینارز لاہور ۲۰۰۲

Tafseer al kitab az padre mythiyo hunri V 1 p 162 publisher church foundation seminars Lahore 2002

۲۴۔ کتاب مقدس، متی باب ۵ آیت ۱۷ مطبوعہ بائبل سوسائیٹی لاہور ۲۰۰۶

Kitab muqadas mata bab 5 ayat 17 publisher bible society Lahore 2006

۲۵۔ تفسیر الکتاب از ولیم میکڈونلڈ، متی تا مرقس، مترجم بشپ سموئیل ڈی۔ چند، جلد ا صفحہ ۶۱ مطبوعہ مسیحی اشاعت خانہ فیروز پورہ روڈ لاہور ۲۰۰۰

Tafseer al kitab az weelium macdonadlz, mata tamarkas, mutarjam bashp samiyoul di chand V, 1 p 61 publisher maseehi ishahat khana feeroz poora road Lahore 2000

۲۶۔ کتاب مقدس، یوحنا باب ۴ آیت ۷ تا ۹ مطبوعہ بائبل سوسائیٹی لاہور ۲۰۰۶

Kitab muqadas yohana bab 4 ayat 7-9 publisher bible society Lahore 2006

۲۷۔ تفسیر الکتاب از ولیم میکڈونلڈ لوقا تا یوحنا، مترجم بشپ سموئیل ڈی۔ چند، جلد دوم صفحہ ۲۷۹ مطبوعہ مسیحی اشاعت خانہ فیروز پورہ روڈ لاہور ۲۰۰۰

Tafseer al kitab az weelium macdonadlz lokata yohana, mutarjam bishp somoiyal di chad v 2 p 279 publihser maseeha ishahat khana feeroz poora road Lahore 2000

۲۸۔ کتاب مقدس، متی باب ۱۰ آیت ۶،۵ مطبوعہ بائبل سوسائیٹی لاہور ۲۰۰۶

Kitab Muqadas, mata bab 10 ayat 5,6 publihser bible society Lahore 2006

۲۹۔ تفسیر الکتاب از پادری میتھیو ہنری جلد سوم صفحہ ۱۰۹ مطبوعہ چرچ فاؤنڈیشن سیمینارز لاہور ۲۰۰۲

Tafseer al kitab az padre mithiyo hunri jild 3 p 109 publihser church foundation seminars Lahore 2002

۳۰۔ حدیقۃ الصفافی اسماء النبی المصطفےٰ ﷺ از سید محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی صفحہ ۱۴۶ مطبوعہ مکتبۃ الرازی کراچی

Hadikah al safafi filasma al nabi al Mustafa az syed Muhammad hashim thathori Sindh p 146 publisher muqtaba alrazi karachi